REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۱

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱؍

سرکولیشن (منگل)

۱۴ رجب ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲ ہجرت ۱۳۲۹ ہش	۲ مئی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۰۳

وزیر اعظم پاکستان کی مسٹر اٹیلی امریکی سفیر اور ہندوستانی ہائی کمشنر سے ملاقاتیں

لنڈن یکم مئی وزیر اعظم پاکستان نے آج برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ آپ نے آج صبح امریکی سفیر مسٹر لوئی ڈگلس اور بھارتی ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن سے بھی غیر رسمی بات چیت کی۔ وزیر اعظم پاکستان کو صدر ٹرومین امریکہ کا جو خاص طیارہ واشنگٹن لے جائے گا۔ وہ کل لنڈن کے ہوائی چوگان پر پہونچ گیا ہے۔ ان دنوں برطانوی اور امریکی رسائل و جرائد پاکستان اور پاکستان کے وزیر اعظم کے متعلق خاص مضامین شائع کر رہے ہیں۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے خان لیاقت کے تدبر اور سیاست دانی کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ آپ نے پاکستان کی جس صبر اور سکون کے ساتھ خدمت کی ہے۔ ساری دنیا نے اسے تسلیم کیا ہے۔ اب اس کی وجہ سے وہ بین الاقوامی مدبروں کی فہرست میں آ گئے ہیں۔ ان لوگوں کی فہرست میں جن کا تدبر بین الاقوامی الجھنوں کو سلجھایا کرتا ہے۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے۔ کہ پاکستان نے اس مختصر سے عرصے میں جس قدر ترقی کی ہے۔ دنیا نے اس کی طرف در اصل بہت کم توجہ کی ہے۔ اسی طرح اخبار واشنگٹن پوسٹ نے آپ کے امریکہ کے ... کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ آپ امریکی سرزمین پر صلح و امن کے علمبردار کی حیثیت سے قدم رکھیں گے۔ امریکہ میں آپ کا شایان شان خیر مقدم اس لئے بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ آپ ان چند مدبروں میں سے ہیں جو ہمسایہ حکومت کے ساتھ بیٹھ کر ملکوں کے نزاعی مسائل کو سلجھا لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور ان کا پُرامن حل تلاش کر لیتے ہیں۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ پنڈت نہرو اور خان لیاقت نے باہم بیٹھ کر دونوں حکومتوں کو جنگ کے خطرے سے بچا لینے کا ایک نہائت ہی عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے۔ امریکہ کی نظر میں دونوں کی مساوی حیثیت ہے۔ اور دونوں لیڈر یکساں سلوک کے مستحق ہیں۔ آپ کا جو عظیم الشان خیر مقدم کیا جائے گا۔ وہ کسی منشور یا فرمان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس حق کی بناء پر ہوگا۔ جو کہ آپ کو اپنے تدبر کی وجہ سے حاصل ہے۔

ایک قدامت پسند جریدہ "رینالڈ سٹار" نے یہ بھی لکھا ہے کہ خان لیاقت امریکہ سے معاشی امداد کے لئے نہیں بلکہ یہ بات سمجھانے کے لئے جا رہے ہیں کہ بین الاقوامی مسائل میں پاکستان کی پوزیشن اور مقام کو سمجھ لیا جائے۔

آج آپ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے بھی ملاقات کر رہے ہیں۔ برطانوی حکومت کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس ملاقات میں دونوں وزرائے اعظم بعض اہم مسائل پر گفتگو کریں گے۔ جن میں پاکستان و ہندوستان کے نزاعی مسائل اور کشمیر کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ یہ ملاقات اس لئے بھی اہم ہے۔ کہ بہت جلد دولت مشترکہ کے نمائندوں کی جنوب مشرقی ایشیا کی اقتصادی امداد کے سلسلے میں کانفرنس ہو رہی ہے۔ کل آپ سے وزیر تعلقات دولت مشترکہ بھی ملے تھے اور بعض اہم مسائل پر گفتگو ہوئی تھی۔

نئے آنے والے مہاجرین کو مشورہ

کراچی یکم مئی۔ آج سہ پہر کو کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر مہاجرین نے ان مہاجروں کو جو بھارت سے برابر کراچی پہونچ رہے ہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔ کیونکہ اول تو بھارت میں دن بدن اب حالت سدھر رہی ہے اور خطرہ کم ہو رہا ہے۔ اور دوسرے اب مغربی پاکستان میں مزید مہاجرین کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی۔ آپ نے اس خبر کی تردید کی کہ حکومت پاکستان میں کوئی نیا علی گڑھ یا نیا مراد آباد تعمیر کر رہی ہے۔ اس کانفرنس میں وزیر صحت ڈاکٹر ملک نے اس سلسلے میں حکومت کی مشکلات بتائیں۔

نزدیک و دور سے

— قاہرہ یکم مئی۔ مصری وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کا کہنا ہے۔ کہ مصر ہر اس تحریک کی شدید مخالفت کرے گا۔ جو اریٹیریا کے باشندوں کی مرضی کے خلاف ان پر کسی قسم کا ... ڈالکر ان کو حبشہ کے ساتھ ملانے کے متعلق ہوگی۔ یاد رہے کہ شاہ حبشہ نے حال ہی میں اس بارے میں اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے۔

— سماسٹہ یکم مئی۔ کل سماٹرہ میں کل پاکستان لیبر آرگنائزیشن کی پنجاب شاخ کو یقین دلاتے ہوئے پاکستان کے وزیر تعمیرات مسٹر ملک نے کہا حکومت پاکستان اپنی مزدوروں کی زندگی کو خوشحال بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

— شکار پور۔ یکم مئی نائب وزیر مہاجرین نے کل شکار پور میں مہاجرین کے بعض وفود سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں بتایا کہ حکومت گھریلو صنعتوں کے سلسلے میں ان کو ہر قسم کی امداد بہم پہونچائے گی۔

— لاہور یکم مئی پاکستان کی طرف سے سو افراد کا ایک وفد جو بھارت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شمولیت کے لئے گیا تھا وہ واپس آ گیا ہے۔

— قاہرہ یکم مئی حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ برطانوی ڈین مسٹر رولینڈ کے بعد قاہرہ میں مقیم پاکستانی سفیر حاجی عبد الستار سیٹھ کو ان کی جگہ سفارتی نمائندوں کا ڈین مقرر کیا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے احباب حضور کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور یکم مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل (اتوار) صبح پھر پہلے سے زیادہ شدید دل کے مرض کا حملہ ہوا۔ جس سے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ حالت تشویشناک ہے۔ احباب نواب صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مبلغ انڈونیشیا مولانا رحمت علی صاحب اور برادرم سُپر جا صاحب کا لاہور میں ورود

جماعت لاہور کی طرف سے سٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم

لاہور یکم مئی۔ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مرکزی مشن کے مبلغ انچارج مولانا مولوی رحمت علی صاحب فاضل مسلسل گیارہ سال تک انڈونیشیا کے طول و عرض میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل صبح پاکستان ایکسپریس سے لاہور وارد ہوئے۔ مقامی احباب کثیر تعداد میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر قیادت مولانا موصوف کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ نیز بزرگان میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ملک غلام فرید صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب نے مولانا موصوف سے مصافحہ اور معانقہ کے بعد پھولوں کے ہار پہنائے۔ آپ کے ساتھ انڈونیشیا کی مشہور ریلشنگ فرم نرنیجا ٹریڈنگ کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر برادرم سپر جا صاحب بھی جو بفضلہ تعالےٰ نہائت مخلص احمدی ہیں مرکز سلسلہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے تشریف لائے ہیں برادرم باہروم رنگوٹی صاحب جو بغرض حصول تعلیم دار الہجرت ربوہ میں پہلے سے ہی مقیم ہیں۔ مولانا موصوف اور مکرم سپر جا صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے کراچی گئے ہوئے تھے۔ وہ بھی آپ کے ہمراہ اسی گاڑی سے تشریف لے آئے۔

(سٹاف رپورٹر)

جعلی الاٹمنٹوں کی اطلاع بھجوائیے

لاہور یکم مئی۔ حکومت پنجاب کا محکمہ بحالیات موجودہ وقت میں مکانوں اور دکانوں کی الاٹمنٹ کی شدید چھان بین میں مصروف ہے۔ متعدد اور جعلی الاٹمنٹوں ضرورت سے بڑھ کر الاٹمنٹوں کے حصول میں ناجائز کارروائیوں اور الاٹیوں کی سابقہ حیثیت جاننے والوں کو چاہیئے کہ ۱۰۰ روپیہ ماہوار سے کم کرایہ والی الاٹمنٹوں کے سلسلہ میں متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر بحالیات اور ۱۰۰ روپیہ ماہوار سے زائد کرایہ والی الاٹمنٹوں کے متعلق ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ بحالیات ۷ ایجرٹن روڈ لاہور کے پاس ۱۵ دن کے اندر اطلاع مع ثبوت بہم پہنچائیں۔ اس قسم کی اطلاعات کے لفافوں پر جلی حروف میں "الاٹمنٹ" لکھا ہونا چاہئے۔ اطلاع دہندہ کی شخصیت بشرط ضرورت پوشیدہ رکھی جائے گی۔

(سرکاری اطلاع)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس لن بلڈنگ میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

ہمارے ایک جرمن نومسلم بھائی کا سفر ربوہ

(از عبدالمنان صاحب راشدی)

احباب کو اخبار کے ذریعہ علم ہو چکا ہے کہ ہمارے ایک اور جرمن نومسلم بھائی عبدالکریم صاحب ڈنکر بغرض تجارت پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ وکالت تجارت کے ماتحت انہوں نے ربوہ جانا تھا اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنی تھی۔ اس غرض کے لئے خاکسار اور برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر بروز اتوار ۲۳ بذریعہ لاری ربوہ کے لئے روانہ ہوئے میں نے محسوس کیا کہ باوجود نومسلم احمدی اور غیر ملکی ہونے کے ان کے دل میں مرکز دیکھنے کی بے حد تڑپ تھی اور بار بار مجھ سے پوچھتے تھے کہ ربوہ کتنی دور رہ گیا ہے، آخر جب چنیوٹ سے چند میل دور پہاڑیوں کا سلسلہ نظر آنے لگا۔ تو وہ بے اختیار مجھے دکھاتے ہوئے کہنے لگے وہ دیکھو وہ پہاڑ نظر آ رہے ہیں۔ یقیناً یہ ربوہ کی پہاڑیاں ہیں۔ کیونکہ مجھے برادرم عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے بتایا تھا کہ ربوہ کے نزدیک پہاڑیاں ہیں۔ جب میں نے بتایا کہ ہاں یہ ہمارے نئے مرکز ربوہ کے نزدیک ہیں تو وہ بے حد خوش ہوئے۔ لاری جب چنیوٹ پہنچی ہے تو ان کا شوق قابل دید تھا۔ وہ بار بار پوچھتے تھے کہ لاری کب چلے گی کتنے منٹ کا سفر باقی ہے۔ جب لاری کے مسافروں کو یہ علم ہوا کہ میرے ساتھی جرمنی کے نومسلم ہیں اور احمدی ہیں اور "ربوہ" جا رہے ہیں تو وہ حیرت سے ہمارے اس بھائی کو دیکھتے تھے اور میں دل ہی دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے الہاموں کو پورا ہوتے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ آخر لاری ربوہ پہنچی اور ہم اپنے مرکز میں تھے۔ جب ہم سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ کے نزدیک پہنچے تو نائب وکیل التبشیر ملے جنہوں نے اپنے اس نومسلم بھائی کو اہالیان ربوہ کی طرف سے خوش آمدید کہا اور اس کے بعد انہیں چوہدری اعجاز نصراللہ صاحب کے کوارٹر میں لے جایا گیا۔ جہاں وکالت تبشیر کی جانب سے ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ برادرم عبدالکریم ڈنکر بار بار پوچھتے تھے کہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں کب ملاقات کے لئے جاؤں گا۔ آخر ان کی انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین نے انہیں ملاقات کے لئے یاد فرمایا نائب وکیل التبشیر کی معیت میں انہوں نے حضرت اقدس سے تقریباً ۲۰ منٹ تک ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد میں نے ان کے تاثرات دریافت کئے تو کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں۔ جن سے میں اپنی قلبی کیفیت اور خوشی کا اظہار کر دوں۔ اس کے بعد مختلف احباب سلسلہ سے ان کی ملاقاتیں کرائی گئیں شام کو ان کو ربوہ کے گردو نواح کی سیر کرائی گئی۔ دوسرے دن صبح پھر ان کو ربوہ کی سیر کرائی گئی اور مبلغین سلسلہ سے ملاقاتیں کرائی گئیں۔ دوپہر کو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت طعام دی۔ جس میں دوسرے ممالک سے آئے ہوئے نومسلم اور اکابر سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ شام کو دریا کی سیر کرائی گئی اور ربوہ کا نقشہ اس کی ترتیب وغیرہ بتائی گئی۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کے مکانات اور کوارٹر بڑے اچھے ہیں۔ جرمنی میں بم سے تباہ شدہ مہاجرین باوجود مغربی ملک ہونے کے ایسے کوارٹر نہیں رکھتے۔

شام کو چوہدری عطا محمد صاحب والد بزرگوار برادرم عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے آپ کو دعوت طعام دی۔ جس میں میاں محمد یوسف صاحب اور نائب وکیل التبشیر نے شرکت فرمائی اور رات کو ۳ بجے روانہ ہو کر صبح ۹ بجے واپس لاہور پہنچ گئے۔ اور اس طرح ان کا یہ پہلا سفر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ آپ انشاء اللہ دوبارہ بھی ۳۰ر ۵ کو ربوہ ایک دن کے لئے جا رہے ہیں اور اس کے بعد جرمنی جانے سے قبل اندازاً ہفتہ دو ہفتہ کے قیام کے لئے ربوہ جائینگے

درخواستہائے دعا

خاکسار آج کل چند ایک دنیاوی مجبوریوں میں مبتلا ہے۔ اس لئے بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ وہ خاکسار کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ خداوند کریم میری مشکلات دور فرما کر خدمت دین کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

(طالب دعا:۔ ع۔ غ۔ ک)

تمام احمدی احباب ان تمام احمدی طلباء کے لئے خاص طور سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں جو یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔

(عبدالحفیظ خاں ایم اے ایس ۴۴)

قادیان کے تازہ حالات

الحمدللہ سب بھائی خیریت سے ہیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

قادیان میں ہمارے جملہ دینی بھائی بخیریت ہیں۔ البتہ محمود احمد صاحب مبشر اور میاں بدرالدین صاحب اور غلام جیلانی صاحب کچھ بیمار ہیں۔ دوست ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

گزشتہ دنوں میں جبکہ ہر دو حکومتوں کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی تھی۔ تو گورداسپور کے مقامی حکام نے قادیان کے احمدیوں کو پولیس کے بغیر ادھر ادھر جانے سے روک دیا تھا لیکن اب پھر اس معاملہ میں سہولت پیدا ہو گئی ہے

انہی ایام میں قادیان میں ہمارے بھائیوں کا ٹیلیفون کنکشن بھی کاٹ دیا گیا تھا۔ لیکن وہ بھی پھر بحال کر دیا گیا ہے۔

گزشتہ ایام میں میاں فضل الٰہی صاحب درویش کی پھوپھی صاحبہ کا ایک لمبی بیماری کے بعد ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میاں فضل الٰہی صاحب ایک مخلص کارکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

قادیان کے درویشوں کے نکاح کا اس سے پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ اب تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ اب ایک تیسرے درویش مستری غلام حسین صاحب کی بھی قادیان میں شادی ہوئی ہے۔ یہ تینوں شادیاں ہندوستان کے احمدی خاندانوں میں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد ہندوستان کے مختلف علاقوں سے بعض احمدی خاندان قادیان میں پہنچے ہیں۔ جن میں بعض عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔

اس وقت تبلیغی اور تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی نگرانی قادیان کی صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اور ہندوستانی جماعتوں کے چندے بھی قادیان میں پہنچتے ہیں۔ ۲۲ر اپریل کو ہندوستان کے مختلف حصوں کی طرف قادیان سے بارہ مبلغ بھجوائے گئے۔ جو ہندوستان میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں گے۔ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

خدام الاحمدیہ کا شعبہ مال

اس وقت یہ دستور ہے۔ کہ مجالس خدام الاحمدیہ کے چندہ کا نصف حصہ مرکز میں آتا ہے۔ اور نصف مقامی ضروریات کے لئے رکھا جاتا ہے۔

مورخہ ۱۸ر اپریل ۵۰ء کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ایک اجلاس بموجودگی سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مرکز کے اخراجات چونکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے آئندہ ہر مجلس کے چندہ کا ۲/۳ حصہ مرکز میں آنا ضروری ہے۔ مجالس مقامی اپنے اخراجات کے لئے بقیہ ۱/۳ حصہ رکھ سکتی ہے۔

جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس اپنے اپنے بجٹ کا ۲/۳ حصہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ انہیں ۱/۳ حصہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس کا حساب بھی پوری باقاعدگی سے رکھنا ضروری ہوگا۔ تا بوقت پڑتال کوئی دقت پیش نہ آئے۔ یہ امر بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مجالس کی طرف سے وصول شدہ چندہ کا ۲/۳ نہیں۔ بلکہ جس قدر چندہ وصول ہونا چاہیئے اس کا ۲/۳ حصہ مرکز میں آنا ضروری ہے۔ اگر کوئی مجلس کم وصول کرتی ہے۔ تو اس کی وہ خود ذمہ وار ہے امید ہے کہ قائدین مجالس اس امر کی طرف خاص توجہ دیں گے۔ تاکہ مرکز کے کام پوری باقاعدگی سے چلتے رہیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عزیزم حمید اللہ کئی دنوں سے بیمار ہے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ اعجاز ۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۲ مئی ۱۹۵۰ء

ایک عظیم الشان تاریخی دستاویز

گزشتہ سے پیوستہ

میں نے الفضل کی گذشتہ اشاعت میں مودودی صاحب کی مثال پیش کر کے بتایا تھا کہ سرسید کے اجتہاد کا ہمارے علماء پر کیا اثر پڑا۔ آج ہم ایک اور مثال ایسے شخص کی پیش کرتے ہیں جو براہ راست مغربی علوم فلسفہ وغیرہ سے دوچار ہوا جس نے سرسید کے بعد کی مغربی تحقیقات کا بھی اچھی طرح مطالعہ کیا ہوا ہے۔ یہ شخص سر محمد اقبال ہیں۔ آپ نہ صرف شاعرِ مشرق کہلاتے ہیں بلکہ ترجمانِ حقیقت اور بہت بڑے مفکرِ اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کی شاعری کو محض شاعری ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کو ایک عظیم پیغام کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

اس مضمون میں ہم جو پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اقبال کا نظریہ "وحی" بھی اصولاً وہی تھا جو سرسید کا تھا اور آپ بھی الہام کو نبی کے دل کی ہی آواز خیال کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصنیف "مفکر اسلامیہ کی جدید تعمیر" میں نبوت کی حسب ذیل نفسیاتی تعریف فرمائی ہے:-

"نبی کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ وہ باطنی (mystic) شعور کا ایک نمونہ یا قسم (type) ہے جس میں انفرادی احساس اپنے حدود سے باہر چھلک پڑتا ہے اور اجتماعی زندگی کے عوامل کو ازسرِنو رہنمائی کرنے یا وضعِ جدید میں لانے کے مواقع تلاش کرتا ہے۔ اس کی ذات میں زندگی کا محدود مرکز اپنی لامحدود گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ اور پھر تازہ قوت کے ساتھ باہر نکلتا ہے جو کہنہ کو تباہ کر دیتا ہے اور زندگی کی نئی راہوں کو عریاں کر دیتا ہے۔ الہامی ہستی کی جڑ سے یہ وصل انسان ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ جس انداز سے لفظ وحی (مکاشفہ) قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ قرآن اس کو حیات کی عالمگیر ملکیت تصور کرتا ہے۔ گو زندگی کی مختلف ارتقائی منازل ہیں۔ اس کی صورت مختلف ہوتی ہے۔ پودے کا فضا میں آزادانہ اگنا۔ جاندار کا اپنے ماحول کے مطابق کسی عضو کو نشوونما دینا اور انسان کا زندگی کی اندرونی گہرائیوں سے روشنی حاصل کرنا وحی کی مختلف صورتیں ہیں جو وحی حاصل کرنے والے کی مختلف حالتوں کے مطابق تبدیلی اختیار کرتی ہیں۔"

تعلیم یافتہ طبقہ پر اقبال کا جو اثر ہے اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس طبقہ کا نبوت اور وحی کے متعلق کیا خیال ہو سکتا ہے۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ سرسید نے جس چیز کی ابتداء کی تھی وہ کس طرح مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں بڑھتی رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع میں ہی سرسید کو اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن افسوس کہ سرسید متوجہ نہ ہوئے اور اس کا نتیجہ ہے کہ اب یہ مرض بہت بڑھ گیا ہے اور وہ مسلمان علماء بھی جو بظاہر مغرب سے متاثر نہیں معلوم ہوتے حقیقتاً اس سے متاثر ہیں اور مسلمانوں کے دل میں جو "وحی" کا تصور تھا وہ بالکل تبدیل ہو کر نفسیاتی سا رہ گیا ہے۔

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس لئے بھی مبعوث فرمایا کہ وہ دنیا کے سامنے اپنی ذات سے شہادت پیش کریں کہ خدا تعالیٰ اب بھی بالارادہ دنیا کے کاروبار میں دخل دیتا ہے اور اب بھی وہ اپنے نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ شاید مسلمانوں کے بعض علماء نظری طور پر تو اس بات کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آج دنیا میں سوا مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان طریقوں سے جن کا ذکر اس نے قرآن کریم میں کیا ہے بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے سرسید احمد خاں کو جو عظیم الشان مکتوب لکھا اس میں بنیادی چیز یہی تھی اور آپ نے اس چیز کو ثابت کرنے کے لئے سرسید کو وہ چیلنج دیا تھا جس کا ذکر ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعت میں کیا ہے۔ (باقی)

شان تبصرہ

جب سے امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز کی کتاب "اسلام اور ملکیت زمین" شائع ہوئی ہے ان لوگوں کا مقدمہ جو قرآن کریم، احادیث اور اقوال ائمہ کو غلط طور پر پیش کر کے اسلام میں "روسی اشتراکیت" ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بالکل کمزور ہو گیا ہے۔

چونکہ آپ نے اس تمام مواد کو روشنی میں لا کر رکھ دیا ہے اور اس کے چہرے سے اس تمام غبار کو ہٹا دیا ہے جس کے ذریعے یہ لوگ اس مواد کو غلط زاویہ منظر سے دکھا کر دھوکا دیتے ڈالے جا رہے تھے اور چونکہ آپ نے قرآن کریم کی ان آیات، رسول کریمؐ کی ان احادیث اور ائمہ اسلام کے ان اقوال کو جن سے یہ ثابت کیا جاتا تھا کہ اسلامی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ مالک کی مرضی کے بغیر اس کی اراضی چھین کر قومی ملکیت بنالے۔ یا چھوٹی چھوٹی زمینداریوں میں تقسیم کر دے۔ شریعت کے چوکھٹے میں رکھ کر دکھا دیا ہے کہ ان سے وہ نتائج نکالنا جو نکالے جا رہے ہیں ناممکن ہے۔ اس لئے اپنے صنم خانہ کو اس طرح گرتا دیکھ کر بعض لوگ عجیب طرح برہمی مزاج کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔

ہفت روزہ آفاق میں ایک صاحب لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب نے قرآن حکیم سے بہت کم استدلال کیا ہے اور زیادہ تر احادیث اور کتب پر زور دیا ہے۔ ائمہ سے متفق ہونے کو تو دلیل قاطع قرار دیا ہے یہ محض انفرادی ملکیت کے تقدس کو ثابت کرنے کے لئے کیا ہے ورنہ وہ شخص جو قادیانی جماعت کے علاوہ ہر مسلمان کو کافر قرار دیتا ہو اور ہر راسخ العقیدہ مسلمان کا فر کہتا ہو۔ جو سوادِ اعظم سے بنیادی عقائد میں اختلاف رکھتا ہو۔ کسی امام صحابی یا فقیہہ کو مرزا غلام احمد کے مقابلہ میں اور شاید خود اپنے مقابلہ میں قابل حجت نہ سمجھتا ہو وہ کس طرح ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے فتاویٰ کو سند قرار دے سکتا ہے اسے نقلی بحث سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے عقائد کا دارومدار تو تاویل اور منطق پر ہے۔ لیکن ملکیت زمین کی خاطر اس سے متحدہ محاذ بنانا قرین مصلحت سمجھا گیا۔ کیا وہ ختم نبوت کے متعلق ائمہ کرام کی تصریحات پر اس طرح انحصار کرنے کو تیار ہیں؟ یہ کہنا کہ عقائد اور دیگر مسائل میں فرق ہے منطقی حیلہ ہو تو ہو استناد و اعتبار سے غیر متعلق ہے۔"

تمام مضمون اس قسم کے اچھوتے استدلال سے بھرپور ہے۔ ان باتوں سے جماعت احمدیہ پر جو ضرب پڑتی ہے وہ تو ہمیں برداشت کرنا ہی پڑے گی ہمیشہ برداشت کرتے چلے گئے ہیں مگر اس سے جو بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی ہے وہ یہ ہے کہ مقالہ نویس صاحب نے کتاب زیر بحث کی طاقت کو بری طرح محسوس کیا ہے۔ اور ایسے لاجواب ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس سوائے اس طریق دفاع کے جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔ اور کوئی طریق نہیں رہ گیا تھا۔ قادیانی ویسے ہی سہی جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں۔ لیکن اس کو بھی تو دیکھئے کہ جو بلبلوں کا ایوان کسریٰ آپ نے تیار کر رکھا تھا۔ اس کا تو کہیں نام ونشان ہی نہیں رہا۔ آخر مسلمان قرآن کریم اس لئے تو پڑھنا نہیں چھوڑ دیں گے کہ قادیانی بھی اسکو پڑھتے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ کا ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے فتاویٰ کو سند قرار دینے کا حق آپ بخوشی سلب کر لیں۔ مگر اس سے تو آپ کو بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی کہ امام جماعت احمدیہ نے ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے جن فتاویٰ کو سند قرار دیا ہے۔ وہ ہیں درست اور ان فتاویٰ کی سند کا صحیح ہونا تو اس امر سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ آپ بجائے ان فتاویٰ کو براہ راست چیلنج کرنے کے قادیانیوں سے حق استناد ہی چھیننے پر اتر آئے ہیں۔ "قادیانیت" بری ہی سہی۔ مگر فتاوے تو صحیح ہیں۔ اور کیا یہ امام جماعت احمدیہ کی قابلیت کا اسی طرح کا اعتراف نہیں ہے جس طرح سعدیؒ کے ایک دشمن نے اس کو بڑی سی گالی دے کر اس کی شاعری کا اعتراف کیا تھا۔ یعنی

آں فلاں ...... شعر خوب مے گوید

الغرض اگر مقالہ نگار کے پاس امام جماعت احمدیہ کی پیش کردہ اسناد کا کوئی جواب ہوتا۔ اور وہ ان ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے فتاوے کے خلاف کوئی چیز اپنے پاس رکھتے۔ تو ان کو وہ طریق اختیار نہ کرنا پڑتا۔ جو طریق جماعت احمدیہ کے خلاف آجکل بعض خوش طبع لوگ کر رہے ہیں۔ اور یہ بات مقالہ نگار کی کم ہمتی پر دال ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ کوئی نیا طریق اپنی طبیعت پر زور دے کر ایجاد کرتے سہل انگاری سے دوسروں کی تقلید کو ہی غنیمت سمجھ لیا ہے۔

جناب من آپ نے یہ طریق اختیار کر کے تو اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے تو امام جماعت احمدیہ کی کتاب کی قدروقیمت پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ آپ نے تو یہ اعتراف کر لیا ہے۔ کہ ویسے تو اس کتاب کا کوئی جواب ہو نہیں سکتا۔ اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا۔ کہ کتاب لکھنے والے کی ذات اور اس کے اعتقاد کو زخمی کیا جائے۔ اور اس کے لئے بھی

(باقی صفحہ آٹھ پر)

ذکرِ حبیب

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

(یہ تقریر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقدہ قادیان میں فرمائی)

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں پورے ۳۵ سال کے بعد آج بھرے ہوئے دل کے ساتھ آپ کو اسی موضوع پر خطاب کرنے کی توفیق پاتا ہوں جس پر میں نے دسمبر ۱۹۱۴ء کی اسی تاریخ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے تقریر کی تھی۔ ۱۹۱۴ء سلسلہ کی تاریخ میں ایک انقلابی سال تھا اور اپنے رنگ میں ہنگامہ خیز۔ اور اب ہم گذشتہ سیاسی انقلاب کے تیسرے سال میں ہیں۔ میرا موضوع تقریر

ذکرِ حبیب

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ طیبہ کو بیان کرنا ہے۔ قبل اس کے کہ میں نفس مضمون پر کچھ کہوں ذکر حبیب کے متعلق بعض آداب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ہر مجلس اور پروگرام کیلئے کچھ آداب ہوتے ہیں جن کو مدنظر رکھے بغیر انسان ان سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

پہلی بات جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اور آپ دونوں اس ذکر کے کرنے اور سننے کے لئے اپنی نیت کو دیکھیں۔ مقرر اور خطیب کا مقصد بعض وقت (خدا نہ کرے کہ میرا ہو) یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کی خطابت اور تقریر کی داد دیں اور سننے والے بعض اوقات (خدا نہ کرے آپ ہوں) صرف کان رس کے طور پر سنتے ہیں۔

ہمارا مقصد اظہار حق اور قبول حق ہو

اور ذکر حبیب کے آئینہ میں اپنی عملی صورت کو دیکھ کر اس کے غبار اور داغ دھبوں کو دور کر کے اسی رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ اگر یہ بات نہیں تو ہم گویا ایک کہانی سننا چاہتے ہیں اور میں تو اسے بے معنی چیز سمجھتا ہوں۔ میں داستان گو نہیں اور آپ کے متعلق بھی یہی یقین کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ایک کہانی سننے کو جمع نہیں ہوئے۔

دوسری بات قابل توجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا ذکر فی الحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور کامل محبت میں وہ مقام حاصل کر لیا تھا کہ آپ کا وجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک آئینہ ہے۔ آپ کے قلب مطہر اور عمل میں وہی رنگ پیدا ہو گیا ہے مگر با ایں

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام

ہیں اور آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ثانیہ کے مظہر کامل ہیں۔ اس لئے آپ کے ذکر کی مجلس کے بھی آداب ہیں جو مجلس نبوی کے متعلق قرآن مجید کی سورہ حجرات اور دوسرے مقامات پر آئے ہیں۔ پس اس ذکر کو پوری توجہ اور غور سے سنو اور عمل کے لئے سنو۔ آپ کا ذکر دراصل آپ کی باتیں ہیں۔ گو آپ کی زبان سے نہیں سن رہے مگر کیا یہ صحیح نہیں کہ میں جو کچھ بیان کروں گا وہ آپ ہی کے منہ کی باتیں ہیں جو میں نے بلا واسطہ سنی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے آداب میں فرمایا

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ جب آواز بلند ہو تو شور و غوغا ہوتا ہے اور اصل بات سنی نہیں جاتی اس لئے خاموشی کے ساتھ سنو اور سمجھو۔

اسی لئے قرآن کریم میں بعض ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو حضور کی مجالس میں جاتے اور جب باہر آتے تو دوسروں سے پوچھتے حضورؐ نے ابھی کیا فرمایا تھا۔ یاد رکھو اس ذکر میں عدم توجہ ایک قلبی مرض پیدا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے ایسے انسان سے وہ قوت سلب کر لی جاتی ہے جو تزکیہ نفس اور مومن کامل ہونے کے لئے ضروری ہے پس یہ بڑے خوف اور ادب کا مقام ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ یہاں ہمارا جمع ہونا امر جامع کا حکم رکھتا ہے اور قرآن مجید نے بلا اجازت وہاں سے اٹھنے سے منع فرمایا ہے

چوتھی بات جو اس خصوص میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے درود شریف پڑھتے رہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ بھی درود پڑھتے ہیں۔ پس اس عمل سے تم اس حلقہ میں داخل ہو جاؤ گے۔

سیرۃ کے لئے مطالعہ کے گر

اس کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ کے مطالعہ کے بعض اصول اور گر بتا دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ حضور کی سیرۃ میرا ہمیشہ سے ایک دلچسپ مطالعہ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا کہ آپ کو دیکھوں اور پڑھوں۔ حضور کی سیرت کیلئے

سب سے اول جس چیز کی ضرورت ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اس لئے کہ اسی رنگ کو آپ نے تمام و کمال لیا ہے۔ پھر ان الہامات پر غور کرو جو آپ پر نازل ہوئے ان میں سے ایک حصہ آپ کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے مثلاً جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام میں فرمایا:-

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک

یا احمد تیرے لبوں پر رحمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ یہ الہام آپ کی سیرۃ میں مقام رحمت کو پیش کرتا ہے۔ پھر آپ کی دعاؤں کو پڑھو۔ اس سے آپ کے مخفی ارادوں اور تمناؤں کا اندازہ ہو گا اس لئے کہ دعا انسان کی اندرونی سیرۃ کو نمایاں کر دیتی ہے۔ پھر آپ کی تصانیف کو پڑھو اس سے معلوم ہو گا کہ آپ دنیا میں کیا انقلاب پیدا کرنا چاہتے تھے۔ بعض ناواقف اور سیاست کے مجروح مجرد انقلاب کا لفظ سن کر گھبراتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور اور آپ کی پیدا کردہ جماعتیں اس انقلاب کیلئے آتی ہیں جو انسان کو با اخلاق اور پھر باخدا انسان بنا دے۔ وہ انہیں امن و سلامتی کے پیکر بنا دیتے ہیں۔ اور حکومت وقت کے لئے وہ ایک نعمت ہوتے ہیں اس لئے کہ ایمان کا جزو یہ چیز ہوتی ہے کہ اپنے ملک کی حکومت کے وفادار اور اطاعت گذار ہوں اور اس خصوص میں احمدی جماعت جس کے ہم افراد ہیں اپنے ملک کی حکومت کے صحیح معنوں میں وفادار ہیں اور ہم اپنا فرض دینی سمجھتے ہیں کہ حکومت کے ساتھ قیام امن اور اپنے ملک کی عزت و حفاظت کے لئے تعاون کریں۔ مجھے یہ ذکر اگرچہ ضمناً کرنا پڑا مگر میں اسے بھی ذکر حبیب ہی سمجھتا ہوں کیونکہ یہ تعلیم آپ ہی نے دی اور اس کو اپنے شرائط بیعت میں درج کر دیا کہ ہر قسم کے فتنہ و فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچتا رہے گا۔ اور ہمارے سلسلہ کی تاریخ کا

یہ سنہری باب ہے

کہ یہ جماعت اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ہر قسم کی شورش و شرارت سے الگ رہی اور یہ اس کا طرہ امتیاز اور اس کے نظام عمل میں داخل ہے۔ ان ابتدائی اور ضروری باتوں کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض اوراق پیش کرتا ہوں اور میرے مضمون کا مرکزی نقطہ میرے آقا کا اپنے قلم سے لکھا ہوا ایک فقرہ ہے جو . . . .

آپ کے نظام عمل کو ظاہر کرتا ہے اور آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔ یہ جملہ آپ کے مخطوطات میں درج تھا اور آج سے ۲۵ سال پہلے میں نے اسے شائع کیا تھا اور وہ یہ ہے:

المساجد مکانی والصالحون اخوانی ذکر اللہ مالی وخلق اللہ عیالی

یہ چار فقرے آپ کی زندگی کے عملی اور جوہر عناصر ہیں اور ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کے قلب کی کیا کیفیت تھی۔ میں انہی فقرات پر اپنی مختصر تقریر کی بنیاد رکھتا ہوں۔ آپ نے اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین ایسے وقت میں پیش نظر رکھا جب کہ آپ کو دنیا میں تو کیا خود آپ کی بستی میں بھی کوئی نہ جانتا تھا اور آپ ایک قسم کی خلوت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ پہلا نصب العین آپ کا یہ تھا۔ المساجد مکانی یعنی میرے رہنے کا مقام صرف مساجد ہیں اور اس میں یہ مقصد تھا کہ میرا کام دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے حضور سجدات میں گرے رہنا ہے۔ اور یہ آپ کے اس مقام کو ظاہر کرتا ہے جو آپ کو تقرب الی اللہ کا حاصل تھا۔ میں نے آپ کی زندگی کو تین مختلف شعبوں میں خصوصیت سے پڑھا ہے۔ آپ کا عشق اللہ تعالیٰ سے اور آپ کی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کا عشق قرآن مجید سے۔ جو شخص بھی اس نقطۂ خیال سے آپ کی سیرۃ پر غور کرے گا۔ اسے معلوم ہو گا کہ ان مراتب ثلاثہ میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مقام آپ کا نہیں وہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام رفیع ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

غرض قرآن مجید سے محبت و عشق اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار اور آپ کی راہ میں فداکاری اور جان نثاری کا جذبہ جو کچھ بھی تھا وہ سب ہی اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور عشق کے مختلف مظاہر تھے۔ آپ اس عشق و محبت کے جس رنگ میں رنگین تھے وہ وہی رنگ ہے جس کو قرآن مجید نے صبغۃ اللہ کہا ہے (باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم کپتان عبدالحمید کا چھوٹا بچہ عبدالخالق ٹپ محرقہ میں پندرہ روز سے بیمار ہے اس کی صحت کاملہ اور درازی عمر کیلئے احباب دعا فرمائیں (۲) چودھری محمد سعید صاحب نواب زادہ چودھری محمد الدین صاحب مرحوم کی بیٹی رشیدہ عمر گیارہ سال قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ جا بجا ڈاکٹری تشخیص ہوا مگر معصوم بچی درد کی وجہ سے سخت بے چین رہتی ہے احباب سلسلہ نہایت درد دل سے صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور)

علمِ قرآن اور علماء زمانہ

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے مخالفین کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ "ام یقولون افترٰہُ قل فاتوا بعشر سور مثلہٖ مفتریٰت وّادعوا من استطعتم من دون اللّٰہ ان کنتم صٰدقین فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما اُنزل بعلم اللّٰہ" (ہود رکوع ۲)

یعنی کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے۔ اِن سے کہہ دے کہ پھر ان جیسی دس سورتیں ہی بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوا جس کو چاہو اپنا مددگار بلا لو۔ پس اگر تم اور تمہارے مددگار ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ تو پھر جان لو کہ یہ انسانی علم کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ علمِ الٰہی سے ہے۔

قرآن مجید کا یہ چیلنج قرآن پاک کے کلام الٰہی ہونے پر زبردست دلیل ہے۔ اور پچھلی تیرہ صدیاں قرآن پاک کے اس دعوے کی صداقت پر گواہ ہیں۔ مگر چودھویں صدی میں جو قلم کا زمانہ ہے۔ اسلام پر طرح طرح کے اعتراض ہونے شروع ہو گئے مخالفین اسلام نے اپنی جہالت اور بدباطنی کی وجہ سے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قرآن پاک کا یہ چیلنج بدوؤں اور جاہل عربوں کو دیا گیا تھا۔ اور ایسے زمانہ میں دیا گیا تھا۔ جب کہ چاروں طرف جہالت کا دور دورہ تھا۔ ان لوگوں کا قرآن پاک کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکنا قرآن پاک کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ ہاں آج اگر ہمارے زمانہ میں جبکہ علوم و فنون کی ترقی سے انسانی دماغ ارتقاء کی انتہائی منازل طے کر چکا ہے۔ اگر کوئی شخص اس قسم کا چیلنج دے۔ تو ایک نہیں ہزاروں انسان اس کا جواب لکھنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اس الزام کو غلط ثابت کرنے کے لئے اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ "خدا تعالیٰ نے بندہ کو اپنے خاص مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرمایا ہے۔ اور مجھ کو وہ علوم و معارف عطا فرمائے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی انسان ان میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔" چنانچہ حضرت مسیح پاکؑ نے آریہ اور عیسائی مذہب کے خلاف کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اور لاکھوں اشتہار اور اخبارات میں مضامین شائع کئے ہیں۔ جن میں قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کو دنیا پر واضح کیا۔ آریوں اور عیسائیوں کے پادریوں کو غیرت دلانے والے چیلنج شائع کئے آج تک عیسائی اور آریہ آپ کے دلائل کی تاب نہیں لا سکے۔ بلکہ بہت سے عیسائی آج حضرت احمدؑ کے دلائل سے گھائل ہو کر عیسائیت کو خیر باد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ جن کا اعتراف آج احمدیت کے اشد ترین دشمن بھی کر رہے ہیں۔ جہاں مخالفین اسلام احمدیت کے پیش کردہ دلائل سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ وہاں مسلمانوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ اور آپ کی جماعت قرآن پاک سے واقف نہیں اور نہ انہیں کچھ اسلام سے واقفیت ہے۔ (آزاد ۱۴ اپریل ۱۹۵۰ء صفحہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ "لا یمسّہٗ الا المطہرون" کہ قرآن پاک کے مطالب و معانی اور حقائق و معارف انہی پر کھولے جاتے ہیں۔ جو پاک اور مطہر ہوتے ہیں۔ گویا قرآن پاک کے حقائق و معارف پر آگاہ ہونا صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام قرآن پاک کے معیار کو پیش نظر فرماتے ہیں

(۱) "اب کس قدر ظلم ہے۔ کہ اس قدر نشانوں کو دیکھ کر پھر کیسے کہے جاتے ہیں۔ کہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور مولویوں کے لئے تو خود ان کی بے علمی کا نشان ہی کافی تھا۔ کیونکہ ہزارہا روپیہ کے انعامی اشتہار دیئے گئے۔ کہ اگر وہ بالمقابل بیٹھ کر کسی سورۃ قرآنی کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں میرے مقابل پر لکھ سکیں۔ تو وہ انعام پائیں۔ مگر وہ مقابلہ نہ کر سکے تو کیا یہ نشان نہیں تھا۔ کہ خدا نے ان کی ساری علمی طاقت سلب کر دی باوجود اس کے کہ وہ ہزاروں تھے مگر کسی کو حوصلہ نہ پڑا کہ سیدھی نیت سے میرے مقابل پر آوے اور دیکھے کہ خدا تعالیٰ اس مقابلہ میں کس کی تائید کرتا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳۰)

(۲) "جب میری طرف سے متواتر دنیا میں اشتہارات شائع ہوئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے تائیدی نشانوں میں ایک نشان یہ مجھے دیا گیا ہے۔ کہ میں فصیح بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہ بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا کوئی فقیر یا گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکے گا"

(نزول المسیح صفحہ ۵۰)

(۳) "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویوں میں سے معارف قرآنی میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہے اور کسی سورۃ میں ایک تفسیر میں لکھوں اور ایک کوئی اور مخالف لکھے۔ تو وہ نہایت ذلیل ہو گا۔ اور مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اصرار کے مولویوں نے اس طرف رُخ نہیں لیا پس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کے لئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہیں" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

(۴) "غرض سب کو آواز بلند اس بات کی طرف مدعو کیا گیا۔ کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں۔ کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ اور اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۶)

(۵) "ہم ان کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ تفسیر اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبد الجبار غزنوی اور محمد حسن بھین وغیرہ کو بلا لیں۔ بلکہ اختیار رکھتے ہیں۔ کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی طلب کر لیں۔"

(ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ صفحہ ۴)

حضرت مسیح پاک قادیانی علیہ السلام نے اپنے مخالفین سے صاف اور کھلے الفاظ میں مطالبہ کیا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کا ان سے ایک ذرہ بھی تعلق ہے۔ تو وہ یقیناً اس علمی مقابلہ میں اُن کی امداد کرے گا۔ اور ان کو ذلت و رسوائی سے بچائے گا۔ مگر ممکن نہیں تھا۔ کہ قرآن پاک کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری نہ ہو۔ "کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی" (مجادلہ رکوع ۱۳)

کہ خدا تعالیٰ نے لکھ چھوڑا ہے۔ اور مقدر کر دیا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے پس قرآن کریم کے اس غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل اپنے تقدس و پاکیزگی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے تمام ملاؤں۔ پیروں اور گدی نشینوں کے قلم ٹوٹ گئے۔ اور ایک دفعہ پھر قلم اور دوات نے اس طرح شہادت دی۔ جس طرح آج سے تقریباً پونے چودہ سو برس قبل دی تھی کہ زمینی اور ناپائیدار خشک مولوی علوم آسمانی علم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ دنیا کے مولویوں اور عالموں کا کوئی بڑے سے بڑا استاد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاگرد کے بالمقابل ٹھہر نہیں سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے علوم قرآنی کے مقابلہ میں تمام دنیا کے علوم میں فضلاء فصحاء و بلغاء کا صاف طور پر عاجز آ جانا آپ کے صادق اور ممتاز ہونے پر ناقابل تردید گواہ ہے۔ کیا مولوی داؤد غزنوی اور دوسرے احراری اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔

وعدہ ہائے بیعت جلد بھجوائے جائیں

جماعت کے استحکام اور ترقی کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم انفرادی تبلیغ پر زور دیں۔ ظاہر ہے کہ گنتی کے چند مبلغوں کی جد وجہد سے وہ تغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو تغیر پیدا کرنا ہمارے فرائض میں داخل ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا جماعتوں کو توجہ دلا چکے ہیں کہ ہر ایک احمدی سال میں ایک ایک احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور پھر دوران سال میں اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ فتح عظیم حاصل کرنے کا ذریعہ یہی ہے۔ کہ ہمارا ہر ایک بھائی اور ہماری ہر ایک بہن مسیح اور مہدی کی آمد اور صداقت کے دلائل کو حفظ کر کے اپنے اپنے ماحول میں تبلیغ کرنے لگیں۔ اگر ہم یہ طریق اختیار کریں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری محنت کا پھل دے گا۔ اور نہایت شاندار نتائج پیدا ہوں گے۔ آپ یہ نسخہ آزما کر تو دیکھیں۔ یعنی سال میں ایک احمدی بنانے کا وعدہ لکھ کر ارسال فرمائیں۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل حفظ کر کے اپنے مخصوص دوستوں کو تبلیغ میں مصروف ہو جائیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ہی اس کے فوائد اور نتائج انشاء اللہ ظاہر ہونے لگیں گے۔ (انچارج بیعت ربوہ)

ضلع لائل پور کی جماعتیں توجہ فرمائیں

امید ہے ضلع لائل پور کی تمام جماعتوں نے اپنے عہدیداران کے انتخاب کی رپورٹیں مرکز میں بھجوا دی ہوں گی جب کہ مرکز کی طرف سے منظوری کی اطلاع مل جائے تو از راہ کرم ضلع کی ہر جماعت اپنے امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تبلیغ۔ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے ناموں اور ڈاکخانہ کے مکمل پتوں سے خاکسار کو اطلاع فرمائیں۔ تاکہ جماعتوں سے خط و کتابت کرنے اور لٹریچر وغیرہ بھجوانے میں آسانی رہے (محمد اسمٰعیل دیال گڑھی انچارج مبلغ ضلع لائل پور مسجد احمدیہ ۱۰ ایمن آباد روڈ لائل پور)

امریکہ میں خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے روپے کی فوری ضرورت

مبلّغ انچارج امریکہ کی طرف سے روپے کے جلد از جلد انتظام کا مطالبہ

مخلصینِ جماعت فوری توجّہ فرمائیں

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ امریکہ کے صدر مقام واشنگٹن میں مسجد احمدیہ کے لئے ایک نہایت موزوں جگہ پر مکان کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ مکان کی قیمت اور ابتدائی اخراجات کے لئے دو لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ لیکن ابھی تک روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے پوری قیمت بھی ادا نہیں کی جا سکی مبلّغ انچارج امریکہ کی طرف سے بذریعہ تار یہ فوری مطالبہ موصول ہوا ہے۔ کہ انہیں رقم بھجوانے کا فوراً انتظام کیا جائے۔ جملہ سیکرٹریان جماعت عہدہ داران خدّام الاحمدیہ اور مخلصین جماعت سے پرزور درخواست ہے کہ وہ اوّلین فرصت میں اس طرف توجّہ فرما کر اپنی جماعتوں کے وعدوں کی فہرستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ مرکز کو متوقّع آمد کا اندازہ ہو سکے۔ اور اس کے بعد کوشش فرمائیں۔ کہ ان وعدوں کے مطابق نقد رقوم جلد سے جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بھائی کو امریکہ میں تبلیغ اسلام کی اس مستقل بنیاد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید

مہاجرین جموں و کشمیر کے جلسے

سیالکوٹ ۲۲ اپریل ۱۹۵۰ء۔ مہاجرین جموں و کشمیر مقیم پسرور۔ گڑ گاواں دگلاں۔ چوبارہ۔ جھمیاں براہمنا۔ بینی کھرال اور چونڈہ کی دعوت پر مرکزی انجمن مہاجرین جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا ایک وفد مشتمل بر خان محمد رفیق خان صاحب پریذیڈنٹ مرکزی انجمن مہاجرین جموں و کشمیر مسلم کانفرنس چوہدری کریم بخش صاحب جنجوعہ سیکرٹری تنظیم۔ چوہدری محمد حسین صاحب صدر انجمن مہاجرین سدم گوڑھا اور مولانا محمد ابراہیم صاحب آفس سیکرٹری سیالکوٹ ۲۰ اپریل کو مہاجرین جموں و کشمیر مقیم تحصیل پسرور کی معاشی و اقتصادی حالات کا صحیح جائزہ لینے کے لئے روانہ ہوا۔ اور مورخہ ۲۰ اپریل کو پسرور اور ۲۱ اپریل کو موضع گڑ گوواں دگلاں۔ چوبارہ۔ جھمیاں براہمنا۔ بینی کھرال اور چونڈہ کے مقامات میں جلسے ہوئے۔ جن میں خان محمد رفیق خان صاحب اور چوہدری کریم بخش صاحب جنجوعہ نے مؤثر انداز میں تقاریر فرمائیں اور ذیل کا ریزولیوشن مذکورہ بالا مقام پر متفقہ طور پر پاس ہوا۔

مہاجرین جموں و کشمیر کا یہ مخصوص اجتماع حکومت پاکستان کی توجہ مہاجرین ریاست کی روز افزوں گرتی ہوئی حالت کی جانب مبذول کراتے ہوئے یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ کہ اگرچہ حکومت پاکستان ان مہاجرین کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے خزانہ عامرہ سے تقریباً پینتالیس لاکھ روپیہ کی گرانقدر رقم خرچ کر رہی ہے۔ مگر انتظامی نقائص کی وجہ سے مہاجرین کو ڈھائی روپیہ فی کس ماہوار کے فری راشن کے علاوہ مزید سہولت دستیاب نہیں ہو رہی۔ مہاجرین شدید معاشی صعوبتوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان کی صحت تباہ ہو چکی ہے اور وہ گداگری و دیگر اخلاقی جرائم کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ صورت حال انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ ہے۔ اور حکومت کی فوری توجہ کے قابل ہے اگر ان حالات کا سد باب نہ کیا گیا تو جموں و کشمیر کے لوگ۔ گداگر بھیک منگنے اور اخلاق سے عاری خطرناک مجرم بن کر رہ جائیں گے۔ اور استصواب رائے جانے کے وقت ملک اور قوم کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔ لہٰذا حکومت پاکستان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس صورت حال کا نہایت گہری نظر سے مطالعہ کرے اور اس سلسلہ میں فوری کارروائی کرے۔

۲۔ موجودہ فری راشن کا طریق ناکافی ہونے کے باعث یک دم منسوخ کر دیا جائے۔ اور اس کی بجائے کم از کم دس روپیہ فی کس ماہوار کے حساب سے تمام مستحق مہاجرین کو نقد امداد سرکاری خزانوں سے جاری کی جائے۔ اس طریق کار کو اپنانے سے نہ صرف مہاجرین کی حالت پہلے سے بہتر ہو جائے گی۔ بلکہ جعلی راشن کارڈ اور دیگر نقائص دور ہو کر حکومت کو مزید اخراجات بھی نہیں کرنے پڑیں گے۔ اور جملہ مہاجرین بھی مطمئن ہو جائیں گے

تبلیغ کے متعلق ایک اہم ہدایت

خدام اس بات کو یاد رکھیں کہ دوران تبلیغ میں کبھی بھی مشتعل نہ ہوں جب بھی بات کریں۔ نرمی سے کریں۔ فریق ثانی خواہ مذاق کرے۔ گالیاں دے دھکے دے یا زدو کوب کرے۔ مگر تمہاری جبیں پر ذرا بھی شکن پیدا نہ ہو۔ اور تمہیں ہرگز غصہ نہ آئے۔ ہمیشہ حلیم بنو۔ حلیمی۔ انکساری۔ تذلل اور ہمدردی کے جذبات۔ اور عفو یہ وہ ہتھیار ہیں۔ جو اس زمانہ میں تبلیغ کے جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اپنے ہتھیاروں کو کبھی نہ بھولو۔ اگر آپ ان ہتھیاروں سے لیس ہو کر فریق مقابل کے سامنے جائیں گے۔ تو تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ کامیابی و کامرانی تمہارے پاؤں چومے گی۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صحت کے عام اصولوں پر عمل پیرا ہو کر قومی مفاد کے اہم ترین تقاضے کو پورا کیجئے

"یوم صحت" کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر آنریبل مسٹر نسیم حسن کی تقریر

لاہور ——— سٹاف رپورٹر ——— یکم مئی

عالمی ادارہ صحت کے ماتحت لاہور میں یکم مئی سے ۴ر مئی تک جو یوم صحت منایا جا رہا ہے۔ آج صبح انسٹی ٹیوٹ آف ہائیجین اینڈ پریونٹو میڈیسن نزد لیڈی ریڈر روڈ) میں اس کی مختلف تقاریب کا افتتاح کرتے ہوئے گورنر پنجاب کے مشیر تعلیم آنریبل مسٹر نسیم حسن نے فرمایا اس زمانے میں صحت کا مسئلہ انفرادی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے قومی مسئلہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر شخص کو یہ سمجھتے ہوئے اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے کہ قوم کا ایک ایک فرد ملت کے مقدر کا ستارہ ہے۔ اور یہ کہ اگر وہ اپنی صحت کو بحال و برقرار رکھنے کی فکر کرتا ہے۔ تو وہ محض ذاتی نہیں بلکہ قومی اور ملی اور ایک حد تک بین الاقوامی مفاد کے اہم ترین تقاضے کو پورا کرتا ہے۔ آپ نے آخر میں عوام سے اپیل کی کہ وہ نہ صرف یوم صحت کو کامیاب بنانے میں محکمہ صحت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ بلکہ وہ قوم و ملک کی ترقی اور بہتری کی خاطر ہر ایسی ہدایت اور حکم پر لبیک کہیں۔ جو ان کے اپنے فائدے کے لئے محکمہ مذکور کی طرف سے جاری ہو۔ کیونکہ ویسے بھی ہر آزاد شہری کا یہ حق ہے۔ کہ وہ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ آپ نے یوم صحت کے سلسلے میں مختلف تقریبات کے انعقاد پر ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب کرنل ایس۔ ایم کے ملک اور ان کے ماتحت افسران و عملے کو مبارکباد دی۔ اور اس ضمن میں ان کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا۔

اس کے بعد آپ نے یوم صحت کے سلسلے میں جو نمائش انسٹی ٹیوٹ مذکور میں ترتیب دی گئی ہے۔ اس کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش ۱۲ مختلف شعبوں پر مشتمل ہے۔ جن میں پرورش بچگان۔ ملیریا۔ غذا۔ تپ دق وبائی امراض۔ امراض دندان۔ صفائی وغیرہ اور اعصابی امراض خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نمائش میں نقشوں، گرافوں اور خوبصورت ماڈلوں کے ذریعہ صحت برقرار رکھنے کے متعلق نہایت زریں ہدایات دی گئیں ہیں۔ اور یہ امر ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ صحت کے معاملے میں باقی دنیا کتنی ترقی کر چکی ہے۔ اور ہمارے صوبے نے قیام پاکستان سے اب تک اس سلسلہ میں کیا کیا قدم اٹھائے ہیں۔ نمائش ۴ر مئی تک جاری رہے گی۔ اور ہر روز صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک اور شام کو ۴ بجے سے ۷ بجے تک کھلا کرے گی۔ داخلہ مفت ہے اور ساتھ ہی صحت کے متعلق مفید فلمز بھی مفت دکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

نمائش سے فارغ ہو کر ڈاکٹر ایس۔ ایم کے ملک ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز نے مقامی اخبار نویسوں کو شہر کے متعدد طبی ادارے دکھا کر اس امر کی وضاحت کی۔ یہ ادارے لاہور کی موجودہ آبادی کے پیش نظر بہت ناکافی ہیں۔ اور ان میں وسعت پیدا کرنے کی طرف فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

آپ نے ایک نہایت ہی ارزاں طریق کار اختیار کیا ہے۔ آخر میں ہم صرف آپ کی معلومات کے لئے اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیت کے عقائد کا دارومدار تاویل اور منطق پر نہیں ہے۔ بلکہ قرآن حکیم احادیث نبوی اور اقوال ائمہ کرام اور توضیحات فقہائے عظام پر ہے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صریح پیشگوئیاں ہیں۔ اور ائمہ کرام اور فقہائے عظام اور محدثین تمام ان پیشگوئیوں کو صحیح و درست تسلیم کرتے ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کو ان توضیحات کے مطابق ثابت فرمایا ہے۔ منطق اور تاویلات کی پناہ وہ لوگ لیتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی تفسیر موجودہ غیر اسلامی تحریکات کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں لندن پہنچ گئے

آپ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے ملاقات کرینگے

لندن ۳۰ر اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں پاکستانی وقت کے مطابق آج صبح ساڑھے پانچ بجے لندن پہنچ گئے۔ وزیر اعظم پاکستان کے ہمراہ ان کی بیگم اور حکومت پاکستان کے بعض اعلیٰ حکام ہیں۔ ہوائی اڈہ پر پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر حبیب رحمت اللہ اور برطانوی وزارت تعلقات دولت مشترکہ کے اعلیٰ حکام نے مسٹر لیاقت علی خاں کا استقبال کیا۔ بی۔ بی۔ سی کے نمائندہ نے جب آپ سے دریافت کیا آیا آپ بی۔ بی۔ سی کے ذریعہ پاکستان کو کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں۔ تو وزیر اعظم نے جواب دیا۔ کہ پاکستان تو میرے دل و دماغ سے ایک لمحہ کے لئے بھی محو نہیں ہوتا۔

مسٹر لیاقت علیخاں کے اعزاز میں آج رات ایک تقریب منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں وہ برطانیہ کے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر گارڈن سے ایک غیر رسمی ملاقات کرینگے کل دوپہر کو مسٹر لیاقت علی خاں برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے ایک رسمی ملاقات کر رہے ہیں۔ اس سے قبل وزیر اعظم امریکی سفیر مقیم لندن اور بھارتی ہائی کمشنر مقیم لندن سے غیر رسمی طور پر ملیں گے۔ منگلوار ۲ مئی کو مسٹر لیاقت علی خاں صدر ٹرومین کے طیارہ انڈی پنڈنس کے ذریعہ اپنے سرکاری دورہ پر امریکہ روانہ ہو جائیں گے

اخباری نمائندوں کے اس استفسار پر کہ آیا وہ صدر ٹرومین اور دیگر امریکی حکام سے اقتصادی اور دیگر امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ مسٹر لیاقت علیخاں نے جواب دیا۔ ظاہر ہے کہ میں صرف موسمی حالات پر ہی تبادلہ خیالات کرنے نہیں جا رہا۔

بعد میں بی۔ بی۔ سی کے پاکستانی شعبہ کے لئے اردو میں ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ وہ اپنے سفر امریکہ اور صدر ٹرومین سے ملاقات کی بڑی تمنا سے انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا امریکہ کا دورہ ۲۶ر مئی کو ختم ہو جائے گا۔ بعد ازاں وہ چند روز کے لئے کینیڈا کا دورہ کر کے پانچ یا چھ جون تک واپس پہنچ جائیں گے

مسٹر لیاقت علیخاں نے مزید کہا۔ کہ انہوں نے کراچی سے روانگی سے قبل وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لعل نہرو سے بڑے دوستانہ طریقہ اور صاف بیانی سے باتیں کی تھیں۔ انہوں نے کہا ہم اپنے تمام اختلافی مسائل کو حل کرنے میں کوشاں ہیں اور حال ہی میں دہلی میں اقلیتوں کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس پر عملدرآمد کی رفتار سے ہم دونوں مطمئن ہیں۔

بیگم لیاقت علی خاں آج رات لندن میں مقیم پاکستانی طالبات سے ملاقات کر رہی ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ وزیر خارجہ پاکستان کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور یکم مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور وزیر امور معاملات کشمیر نواب مشتاق احمد کل صبح پاکستان ایکسپریس سے لاہور پہنچے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں لاہور میں ایک ہفتہ قیام فرمائیں گے۔ اور اس دوران میں تین دن کے لئے لائل پور کا دورہ کریں گے

نواب مشتاق گورمانی لاہور میں ایک دن قیام کرنے کے بعد کل صبح راولپنڈی پہنچ جائیں گے وہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندہ سر اوون ڈکسن سے ملاقات کے لئے راولپنڈی سے واپس بروقت کراچی پہنچ جائیں گے۔ مسٹر گورمانی گورنر پنجاب سے بھی ملاقات کریں گے۔

لاہور کے اسٹیشن پر کمشنر لاہور۔ مسٹر فدا حسین ڈپٹی کمشنر اور دیگر بہت سے اصحاب دونوں وزیروں کا خیر مقدم کیا۔

پاکستانی ایڈیٹروں کا وفد دہلی روانہ ہو گیا

کراچی یکم مئی۔ پاکستانی ایڈیٹروں کی کانفرنس کا ایک وفد پیر علی محمد راشدی کی قیادت میں آج صبح کراچی سے بذریعہ ٹرین بعزم دہلی لاہور روانہ ہو گیا — یہ وفد چار مئی کو دہلی میں پاکستانی اور ہندوستانی ایڈیٹروں کی انجمنوں کی مشترکہ کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

مسٹر الطاف حسین نے کراچی کے اسٹیشن پر وفد کو الوداع کہا۔

یوم مئی پر پولیس کے خاص انتظامات ہونگے

سیگون یکم مئی۔ یوم مئی کو یہاں پولیس کے خاص انتظامات کئے جائینگے تاکہ اگر ویٹ نام کے گوریلا دستے دہشت پسندی کا طوفان کھڑا کریں تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ کل رات ایک ہوٹل میں ایک بم پھٹنے کی وجہ سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں چار چینی تھے۔ اس کے علاوہ تیس آدمی زخمی ہوئے۔ شہر کے دوسرے علاقوں میں بارہ بم پھٹے جن سے بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ سیگون کے قریب ایک جگہ آگ لگ گئی جس کی وجہ سے ۵ جھونپڑے جل کر خاک ہو گئے۔ آگ لگنے کی وجہ کا پتہ نہیں چل سکا